

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُتْةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شیخ سراپا فتح رفته نوید کتبی جناب سید حسین احمد صاحب جزوه رضاء صاحب

ما فرید حسین صاحب دین مظفر پور محلہ بدلیوں سا اور چنانچہ فیما بین صفحہ ۱۱۱

مطعم النور الكلايد
دزغ نور نور الامطوب

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شرح سر پاف و قد نوید که خدای جنان سید و سرور است
جز او به رضا و صفا



جنا سید و سرور است
مظفر و محراب نور
سار و جنا فیض است
سر و سرور است

مطبع نور در کلاهد
در کلاهد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

CHECKED

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

محمد وآله الطيبين الطاهرين

اصابع بدہ سید باقر حسین مظفر پوری ساکن محلہ بدہن پورہ
 باقر خاں شاگرد جناب فیضیاب سید فرزند احمد صغیر المکرمی مظفر العالی
 ارباب علم و فن اور ماہران دقایق سخن کی خدمت میں عرض کرتا ہے
 کہ بالفعل کہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ ذیقعد ہے جناب استاد مظفر نے ایک
 رقمہ نوید تحت امیر تقرب طوی مسرت جوہی برادر عزیز زبان
 سید احمد حسین صاحب سلمہ اللہ الواہب صاحبزادہ جناب محلہ القاب
 سید رضا حسین صاحب وقیلہ مظفر العالی رئیس محلہ عظیم آباد پٹنہ
 محلہ کوچہ جلال بفرمائش جناب حمد و مخ زبان فارسی میں نظم فرمایا اہی

نوبت چھیننے کی یہی نہ آئی تھی کہ گویا یہ رقعہ صفحات زبان خورد و کلان پر
خبر اخبار کہ طرح چپ گیا یعنی اوسیدن چند اعراض ہو گئے جو نقل رقعہ
بعد لکھے جاتے ہیں

نقل رقعہ نوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طوطی مثال فوق شکر در دہان	حمید خدا کہ لذت کام و زبان دہد
گل را شاخ ربط و بدن را بجان	آن خمیند گلشن ایجاد کر م
پیوند فاطمہ بہ امام جہان دہد	لغت محمد عربی کر رضاے حق
مہر ش نوید کوثر و حور جہان	آن نائب رسول امام بحق علی
از انبساط قرودہ عشرت نشان	زین بعد و حضور مجبان رضائین
از آرد و اج خلعت گوہر نشان	خواہد کہ نور چشم خود احمد حسین را
گلہ ستہ باہر دم چشم جہان	از محفل نشاط و نغمہ سرود و عش
پیش نظر نوشتہ آخر نشان	تار پیمائے محفل و لطف برات را
روفق بمنبرم من زبیر اقصان	ہستم امیدوار کہ ہرگز وستان

اعراض بہین

اول شعر دوم بین بدن کا لفظ کیسا کہ بہ رقعہ زبان فارسی میں ہے + اور
اس فقرہ کو مکرر فرمایا + یعنی مطلب ہے کہ بدن لغت ہندی ہے فارسی میں
اسکا استعمال کرنا جائز نہیں + دوم شعر سوم میں دہد کا فاعل لغت

سوم شہر چارم من رحمت کا لفظ کیون لائے نام کے بود چہارم شہر ششم من
جب نخل نیا طالعہ کے تو قصر کا لفظ کہنی کی کیا ضرورت تھی پچھم پر اسی شہر من
واو عطف کو بعد از کا لانا خلاف قاعدہ ہے ہشتم پر اسی شہر من گلدستہ ششم
دینا کیا لکھا ہے ہفتم شہر ششم من نوشتہ آخر رقم نوید میں نہیں چاہا کہ اسکا معنی
اور میں ہے

اویسوف اسکی اطلاع جناب اوسادی مظلوم کو پہلی مگر پہلے میں نے عرض کی کہ حضور
یہ رقم چہا پانچاں کا اسکو برا خط کر لیجئے فرمایا میں بخوبی دیکھ لیا ہے اور اسکا کیا معنی
کیا آگے کچھ شک ہے نہاموش کیوں میں نظیری سے سختہ تعلیم گردوں میں نقش و نقش
خندہ چون شاگرد زیرک طبع برا وساد کن میں کہا کہ میری کیا مجال فقط دست
دشمن کا خیال سے آخر ایک حصہ نے اعتراض کی کیفیت بیان کی پہلے تو جناب نے
ذرا تامل کیا پھر فرمایا اچھا یوں ہی ہے اسکا رسالت کی تمنا نہ ملے گی پروا اگر
نہیں میں عرضے اشعار میں معنی نہ سہی میں تو اس واسطے ہوں کہ لوگ واسطہ اور
بیواسطہ پر در کیا کریں سعدی بہ بشر زانم کہ خواہی گفت آنی کہ دامن عین
چون من نہ آنی اس اعتراض کا کیا ٹکنا میرا کون شعر گل بازی نہیں ہے
کیا ضدہ سنگ کو دکان بحر مجھ پر تو بہار ٹوٹے ہیں اور اگر بیچ بوجھتے تو یہ
زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسدہ و گو نہ ہم تو توقع زیادہ نہ کہتے ہیں اگر
محسوس و خلائی میرا لقب ہو تو مجاہد ہے بلکہ اب مجھ ہی تخلص کرنا رہے ہے یہ کیونکر
کہوں کہ جانتے نہیں گوارا نہ ختم پوشی کا کیا علاج ہے اور تاقی چہرے کی کیا دوا ہے

[illegible]

اور مجھے خود شرمندہ ہو کر نظیری کا ہم مصنفہ کرنا پڑے ۵ خون تراچہ قدر
 نظیری خموش باش ۵ این بس کہ دعویٰ از طرف قاتل ثوئیت ۵ اور ہر
 خاکساری سے بیضمون و نشین کرنا پڑے ۵ زکوی عجز نظیری سر نیاز مکش
 زہر ہیکہ در آئند انتہا اینجاست ۵ سچ ہے ۵ پیوستہ زیر فلک آئمہ نام
 افتد بہ دریا مرغ زیرک در دام ۵ کامل ز کمال خود و بالی دارد ۵ از کمالہ شکنجہ یکشد
 ماہ تمام ۵ مگر قریز کمان جستہ کی طرح اب کیا ہو سکتا ہے بات تو مشہور
 ہو گئی شاید لوگوں کو دہوکا ہو جا اور کچھ کا کچھ سمجھ لیں اسلئے اہل علم کو دکھا
 اور بقول خان آرزو ۵ سمجھ دینا ہی می از خون دلم مالا مال ۵ بر شما باد
 مرا ہر گفتن مبریدہ ۵ کہ مثل نظامی ۵ ندارم سر گفتگوی کیسے ۵ مرا
 گفتگو بہت با خود بے ۵ آپ لوگ میرے شاگرد ہیں اس رقعہ کی شرح
 مختصر لکھا چھپوا دیجئے مثال اور اسناد کے ہم چھپا چکا میرا ذمہ ۵
 یہ فرما کر جناب استاد ی مدظلہ نے اکثر اعتراض کا جواب اور سہوقت ارشاد
 فرمایا ۵ پھر دوسرے روز یہ رقعہ کشمیری کو بھی من جناب مولوی محمد سعید صاحب
 کی نظر سے گذرانا گیا ۵ اخیرین جلسہ سے جناب میر حامد حسین صاحب ملکیت
 اور جناب خواجہ باقر علی خان صاحب عرف بنی صاحب اور جناب خواجہ محمد
 خاں صاحب عرف حسن نواب صاحب اور جناب مرزا غلام حیدر صاحب
 مجروح اور چند ارباب دانش تھے ان کے سامنے مولوی صاحب نے
 مکرر سنکر فرمایا کہ یہ رقعہ بہت مضبوط ہے کوئی خدشہ نہیں ہے ۵ پھر ہر

رقعہ جناب شاہ الفت حسین صاحب فریاد کی خدمت میں گیا اور انہوں
 نے عذر معقول اور واقعی کیا کہ میں ضعیف ہو گیا اور میرے پاسوں میں
 فساد آگیا ہے مجھے معاف رکھئے۔ پھر یہ رقعہ جناب مولوی میر علی صاحب
 اور ایک بزرگ ولایتی سنے دیکھا اور فرمایا کہ شخص ہندی نے بہت خوب کہا
 پر جناب حکیم قدا حسین صاحب لکھنوی اور جناب حکیم احمد حسین صاحب
 اور بہت سے شہر ای فارسی، ان نے ملاحظہ کیا سب نے بی عیب
 بتایا۔ آخر میں بنظر فایده عام اس رقعہ کی شرح لکھ کر تلمیذ کل
 سے موسوم کیا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس شادی کی کینیت
 کی ایک شہنوی بھی جناب استاد مدظلہ سے کہلا کر شرح مکمل
 سے موسوم کی جائیگی اب شرح رقعہ کی شروع کیجاتی ہو واللہ العلی

اطلاع

جس بحر میں یہ رقعہ ہے اسکا نام بحر مضارع مشتمل آخر پ محذوف
 ہے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن اور کہی بجای محذوف
 کے مکفوف بھی متعمل ہوتا ہے اور بجائے فاعلن کے فاعلان
 آتا ہے دونوں کی مثال صائب کی ایک شعر میں موجود ہے
 در سایہ حمایت سرور ریاض تو آسودہ بودہ ام زستہای روزگار
 پیلے مصرع میں محذوف ہے اور دوسرے مصرع میں مکفوف
 آخر پ خرب سے ہے اور وہ مفاعیلن کا ہم وزن اگر

فَاعِلٌ بِنَانَا اور او کے بدلے میں مفعول بضم لام لانا محذوف
 حذف ہے اور وہ مفعول کا لام و نون گرا کر فاعل بنانا اور فاعل بنانا
 سے تن گرا کر فاعل اور مفعول بننے میں گرا کر مفعول بنانا اور یہ مفعول
 فعل لفتح عین اور سکون لام اور فاعل کو فاعل سے اور مفعول
 مفعول سے بدلنا **مکسوف** کف سے ہے اور وہ رکن کا حرف مفعول
 گرا جائیے فاعل بنانا کا نون گرا کر فاعل بنانا بضم تا و قرشت بنانا اور
 مفعول بنانا سے مفعول بضم لام + عنایت ۱۲ پس اس رقعہ کے بحرین خرکے
 حمل سے مفعول آیا اخرج کہلایا اور حذف کے عمل سے فاعل بنانا محذوف
 ہوا اور کف کو عمل سے فاعل بنانا آیا مکسوف موسم ہوا + اور تقطیع اسکی
 یون ہے **مفعول** واکلذ فاعل بنانا نکاموز مفعول بضم یون بادہ
 فاعل بنانا + + طوطی ہم مفعول نال ذوق فاعل بنانا شکر ذوق
 مفعول بضم یون بادہ فاعل بنانا + اور واضح ہو کہ تقطیع میں الفاظ کے اجزا
 کا جدا ہونا اور حروف موقوفہ کا گرجانا جائز ہے جیسے زبان اور ان کا
 نون + باقی عروض میں دیکھو +

ابن بطریق اختصار شرح شعر کی الگ الگ اس تفہیم کی جاتی ہے اول
 اصل شعر کا دوم تحقیق لغوی معنی الفاظ کے معنی سوم
 تحقیق محاورات مع مثال چہارم معنی شعر فقہ کے فارسی اور اردو
 پنجم سنات شعرا یعنی جن جن ، آتون کر اور کہن کر شعر مذکور ہے

مسلمات شعر الغزوات شعر اسے مراد ہے کہ حسب قرینہ مقام یا بصورت
وضاحت و حفاظت وزن مخدوفات و مقدرات کا استعمال ضرور ہو جاتا ہے
چونکہ اسی کی ناواقفیت اکثر اعراض ہوا کرتے ہیں اسلئے شرح شعر حمد و
نعت میں کچھ مخدوفات و زوائد اور تبدل و اختلاف ضامیر وغیرہ لکھ دئے
جاتے ہیں کہ لوگوں کے کام آئیں اور الزام ناخوشی سے شعر کو بچائیں +
اور خاتمہ میں کچھ اعتراضات بھی جواہل سخن پر ہوا کرتے ہیں لکھ دئے گئے
یہ رسم کہن ہے اور اس سے کسی وقعت نہیں کہنتی + خاقانی نے ایک جگہ
ذو الخورشیدین بازہ + حافظ نے خراب کجا کے مقابل میں تابکجا کہا
یہ صحیحاً خلاف ہی اس سے اونکی قدر کم نہوتی اور جسکا جواب موجود ہوا ہے
کیا الزام جو جانتے ہیں وہ جانتے ہیں اور سنکر چپ ہو رہے ہیں حزنہ فانی
بیل نرازبان و مرا گوش دادہ اند ذوق سخن مبروم خاموش دادہ اند

شعر اول

حیدر خدا کہ لذت کام و زبان دید | طوطی مثال ذوق شکر در دمان دید

لفظ حمد ستودن و ستائش + منتخب ۱۱ اور اصطلح خاص میں بیان
کبریا اور جلال اور عظمت جیسما نہ و تھا کا + غیاث ۱۲ خدا بالضم معنی مالک
و صاحب + اور لفظ خدا کا مطلق آئے تو سو اسے ذات باری کے دوسرے
اسکا اطلاق نہیں ہوتا مگر اس صورت میں جب کسی چیز کے ساتھ مضامین
کرن جیسے کہ خدا وغیرہ + غیاث ۱۲ اکاوت بیان نہ لذت بالفتح مراد اور

طعم + بارجم + اکام + تانو + زبان + عضو معروف + دہر یہ مضارع ہے مصدر اور
 اور تعریف مضارع کی یہ ہے کہ یہ صیغہ زمانہ حال و استقبال سے مشارک ملتا
 اور ماضی سے بنایا جاتا ہے اور علامت مضارع کی دال ساکن آخر کلمہ میں
 اور عالمی علامت مضارع پر مبنی لگانا اور استقبال کی علامت ماضی پر مبنی لگانا
 ہے خواہ لگانا + پس مضارع کے استخراج کی کئی قسمیں ہیں اس سبب کئی حال
 معنی دیتا ہے اور کبھی استقبال کے معنی خواہ داد کے اور انکی تبدیلیات آپس میں
 قسم سے ہیں + کیفیت اسکی شعروم رقعہ میں مسلمات شعرا کے بیان میں معلوم ہوگی
 طوطی سرب توتی + شیدی ۱۲ اور شکر خوری اسکی صفت ہر طوطی شکر خا + شکر
 شکن + شکر فشان + غالب ز طوطیان شکر خا گوی واز من جوی + نشا از غرو
 لذت + جگر خوری + حافظہ شکر شکن شوزدہ طوطیان ہند + زین فندیاری کہ بہ
 بنگا سیرودہ + وہ طوطی را بہو ای شکرین دل خوش بود + ناگهان سیل فنا نقش از
 باطن کردہ + مثال بکبریم شبیہ و نظیر + غیاث ۱۲ ذوق بانفتح حسدین و جان
 فانیسی والے یعنی لذت اور مزہ اور نشاط اور خوشی کے استعمال کرتے ہیں
 خسروے تابخت آفتاب آوردہ + ذوق تو شراب ناب آوردہ + وہ شکر گوی کرت
 کرد دل خسرو را + ذوق و شہام کہ در گوش دعا گوی بہانہ + ہیدرجم ۱۲ شکر
 لفظ تعین فارسی ہے بمعنی شیرینی معروف + غیاث ۱۲ در حرف ظرف + دمان

سندہ
 محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لذتی از بانگ مرغان گرفتارم بده + طہیر فاریابی سے شرح غم تولدت سدی جان
ذکر لب تو طعم شکر در دہان بده +

ذوق دادن + غالب بندم گران و ذوق رانی سبکوزام + بندے چنین
سگفت کہ ذوق چنان دہد +

معنی فارسی + حمد خدا میکنم کہ لذت کام و زبان سید و شال طوطی ذوق
شکر در دہان سید + میکنم مخدوف ہی تقریبہ مقام و ضرورت نظم جیسے
شرف بازند رانی کی شہری میں حمد و لغت کا قرینہ ہے + حمد خدا کا یہ نہ ہو
زوی است + واجب مطلق کہ وجو از وی است + اسکے بعد بیت سے

شاعر حمد خدا میں لکھ کر کہتا ہے لغت متحد کہ بروز ازل + کرد بتر خلعت علم عل +
الحمد تسیر اور فکر و تلاش اور مایہ داری اسکو کہتے ہیں کیا شال پوری
ہے سچ ہی ملگرام کا کتب خانہ سند میں ایک تھا اور وہ گہر جناب اوستا کا
صغیر مظلک کا رئیس اس میں ہی میکنم حمد خدا اور لغت متحد کے بعد مخدوف من ہے

کہ قرینہ مقام اور ضرورت اسکا باعث ہوئی + قرینہ سے آدمیت کچھ سمجھتا ہے
عرب کا قول ہے + جَدُّوْلَا مَعْنٰی لَا اَنَّ الْاَنَاثَةَ الْبَلَدَ عَائِلَتَہٗ
کرم کون اور خیر نمودن میں اور سنت و احسان نہ کہہ بہر سبب غامدہ اور کاتیری طرف اشارہ

بس لَا مَعْنٰی کے قرینہ سے کرم کون اور خیر نمودن اس میں عبادت میں مقدر ہے
باقی ترکیب لغت کے شعور میں لکھی جا سکتی + یاروید بھی فقیر نام جناب فقیر آگاہ ہوئے ہیں +
سخی بارو + حمد خدا کی ترابوں میں کہ وہ لذت کام اور زبان کو دینا اور شال طوطی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کش اندازد چو است و آنا چند + بنی گاسه بکن + حذف باد از مرده باد
حافظ **ح** مرده ایدل که سجا نفسی می آید + که ز انقاس خوشش بک
کسی می آید + حذف بای خطاب از آوختی + خسرو **ح** دلم چو رشت قندیل از انش
دل خوش + لب خوشی و بجز آب بر روان آوخت + و له روان شدی و مرا
زان میان بچون سوی + که شکا ریه بنی و در میان آوخت + حذف بکن
بجواب خسرو + صائب **ح** تنگ است وقت آن دهن از خط غمیرین +
گر میکنی به صائب بیدل غایتی + و له وقت نازک تر از آن سوی
گردیده است + میکنی رضی اگر بر دل افکار مرا + و رضی بکن + حذف بیا
صائب **ح** از حیات نفسی پائیز کای مانده است + میرود وقت بهالینم
اگر می آئی + بیا + حذف بگیر و له **ح** از حیات نفسی پائیز کای مانده
میرود وقت گرازم خیری می گیری + بگیر + حذف بسم سقیم + حیدر طوی
بجان دارند ما را از طاعت هر طرف غفلتی + چه خوش بودی که زشتیا ختی
کس را و کس ما را + خواب محذور + شفیق بخاری **ح** غلام سرو آزاد خودم
کردی نکو کردی + نهودی اسفند گر بنده آزاد میکردی + حذف
میگویم + خسرو **ح** ^{چون بخواست} تنگ نیات چون بود لب بکشا که همچنین + آب
حیات چون رود خیر و بیا که همچنین + کثرت محذفات از طهری **ح**
بدانگی از آن گفته گنجینه + که آبی نینگیز و از سینه + یعنی برابر و انگلی است
از آن سخن گنجینه که آن سخن از سینه آه نینگیز و اگر نقد گنجینه است انگلی است

حذف از انش
حذف از مرده باد
حذف از آوختی
حذف از ریه بنی
حذف از میان آوخت
حذف از غمیرین
حذف از غایتی
حذف از افکار مرا
حذف از حیات
حذف از پائیز کای
حذف از سقیم
حذف از طوی
حذف از غفلتی
حذف از خوش بودی
حذف از زشتیا ختی
حذف از خواب محذور
حذف از شفیق بخاری
حذف از غلام سرو
حذف از آزاد خودم
حذف از اسفند
حذف از بکشا
حذف از طهری
حذف از نینگیز
حذف از سینه
حذف از انگلی
حذف از نقد
حذف از گنجینه
حذف از آه
حذف از اگر
حذف از انگلی

شعر دوم

آن نخبند گلشن ایجا و کز کرم | گل را بشاخ ربط و بدن را بجان

لفظ آن حرف اشارہ + نخبند باغبان + گلشن باغ + ایجا و بالکسر وجود

آوردن و پیدا کردن + غیاث ۱۲ گلشن را بجا و مراد از دنیا + کاف باینیہ + تر مخف

از کہ ایک حرف ہی جو ابتدا اور علت اور تخرید وغیرہ کے معنی پر آیا ہے + کرم بفتح تین

مروت و سخاوت و عزیزی و بزرگواری + منتخب لطافت ۱۲ گل ہول + را علامت

مفعول + پہ بمعنی ساتھ + اور بہ حرف فارسی میں آن کے معنی پر ہی آتا ہے

حافظ بخود پوشید این خرقہ می آلود + ای شیخ پاکدامن معذور دارا را + شاخ دال

ربط خبری یا خبر کے بستن + و او عطف + بدن بفتح تین لغت عربی ہے +

صراح میں آدمی کے جسد کے معنی ہیں + حضرت احدیت جل شانہ نے سورہ

یونس میں مقام قصہ حضرت موسیٰ و فرعون بدن کا لفظ ارشاد فرمایا ہے

شاید کہ قرآن مجید زبان ہند میں آیا ہے ہنن ہنن لا طیب ولا یائس الا فی

کتاب ہنن + آمہ وافی مدایہ فالقوہ نجات ببدنک

لیتکون لمن خلفک ائۃ طوان کثیرا من

الناس عن آیاتنا العافلون ۰ حاصل معنی یہ ہیں + پس آج

نجات دینے کے ہم نیکو ساتھ بدن تیرے کے تو کہ ہو تو واسطے اون لوگو

کہ پیچھے تیرے ہیں + اور تحقیق کہ بہت لوگوں میں سے نشانوں ہمارے

سے غافل ہیں + اس آیت میں تنبیہ ہے فافہم + ابدان جمع بدن کی

حدیث العلم علما علم الابدان و علم الادیان
 و غای سفینه النجات قول معصوم علیه السلام اللهم یا مصطفی
 ابدان الملائکه و یا خالق الادیان صحیحاً و
 مستطیعاً یا حی یا قیوم + فرموده جناب منقذ عالم
 صاحب قلم مدظلہ در شنوی من و سکو صفحہ دهم
 حَبْدُ الْأَبْدَانِ حَلَّتْ فِي ذُرَاكَ + حَبْدُ الْأَعْيَانِ
 أَعْيَانُ تَوَلَّى + فارسی مثالین + شوکت بخارانی
 از بسکه شدم محوصفا بدن صبح + شد رشته نظاره ره پیرین صبح
 با قولایتی + دایم خورند خون دل خویش عاشقان + پیوسته
 باشد از بدن خود غذای شمع + نظیری + سحر که سنبلم از جیب پیرین
 بکشی + گمان برم که رگ جانم از بدن بکشی + اقدس ولایتی +
 چو شست گردش بینی کند عروج سوفلک + تو که میل اوج نموده ز تیر
 غبار بدن بر آ + دله به بوس مجاورت حیف نگرت رهبر عنان زلف +
 که ز لوح کرم و شرف بتلاش این بدن آردی + میرزا قنیل +
 ز موج چشمه کوثر کیف قلم گرو + مصوری که نگار و لطافت بدست
 ناصر علی سرسندی ایقدر تنگ قبا غنی ازین باغ نه رست + نازکی در بشر
 جامه نهان ساخته است + و آثار امیرین تخلص + چادر طلوع ادوی
 بر بدن + و انچه گشته لاله از و س + در چین +

نظامی پوشید خستانی از گردن * مکل خراستین تابدن * مفید
چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام * تن تو در نفس سیم کرده است مرا بدای
پاکیزه تن چو نقره خام * نازک بنی چون مغز بادام * صاب زنبه هر
در صفادش * دگر گل فروختن نادر * سلمان ساجی * تا عمارتی فلک را
غلاف از اطلس * تا قبابی بدن کوه گران از خارا است * کلیم کوشه نازک
لب نازک و سخن نازک * تمام عضو بدن همچو طبع من نازک * بدای
مرصع گرفت شاه طبع بدن * جیب مرصع درید شا بد گل سرین * صاب
رسیده است بجای لطافت بش * که از نسیم بود و اغدا پیرش * شفیعای
بیکه بلورین بدش باضیات * پیرین آبی اوته ناست * داراب بیک
خمیر یاب صبحت از صفادش * ترا قلاب خوشید و ماه رخت اند * حسن
شعیر گراتو کند دعوی ناز کبدنی * کشتنی سوختنی باشد گردن زلفی * غایب
راستی انیکه دم هر و مفای تو بدل * با هم سخنه مانند روان بابدن است * دار
نسیرین بچین در نه و دگر بدن است * و از غنچه صبا دم نرنگ گردن است * ملا علی
گر گلاب از ناز باشد بر بدن * در غریبی نوی گل باید وطن * غنی * تا
آن ناز کبدن را تنگ در بر کشید * روز محشر است ما و امن سرش * طاهر
بر آن گل چشم خود را و خند از لبیک لبها * قبابی چشم بلبل یار گوید و بدن دارد
یزد احمد شاد * بانه شکین و آن سیمین بدن نهان در او * همچو زندان غریزه
در او * قاتلی * شکست ساغر بمان و از خار غرور * و شل سینه خوشید

جان معنی روح +

محاورہ ربط دادن شاه الفت حسین صافریاد در صحنه نوحی وستان اخلاق
میان عقول و نفوس و طباع + بهم داد ربط و نمود اجتماع + غالب فطرت کہ
از بر نمودار ہر کمال + آرد مثال و رابطہ و میان دید +

معنی فارسی + آن نخلبند گلشن ایجاد یعنی خدا کہ از کرم و عنایت خود گل را

شاخ درخت و بدن را بجان میدہد +
معنی اردو + وہ نخلبند دنیا کا پنی خدا کہ کرم اور خشک سے گل کو ساتھ
شاخ درخت کے اور بدن کو ساتھ جان کے ربط دیتا ہے +

مسلمات شعرا کز بینی کاف بیانہ اور از مخفف از ضرورت شعر
باہم ملانامہ ظہیر قاریابی سے خلقی زیر تو جو پر وازہ سوختند + کس نیت

از حقیقت رویت نشان دید +

شعر سوم

نعت محمد عربی کز رضای حق پیوند فاطمہ بہ امام جہان دید

لفظ نعت بالفتح تعریف و صفت کردن + محمد بسیار ستودہ شدہ

واسم مبارک جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا + عربی میں بانی

رضا بالکسر ستودہی و بفتح مدعو شنود شدن + غیاث + یابی علامت

اضافت + حق بالفتح ثابت و سزاوار و واجب و یکی از نام ہارہما + پیوند

بروزن فرزند معنی متصل و اتصال اور خویش و تبار اور معنی ترکیب + امام زمان

محاورہ پیوند اداون غالب دہی زخلق بہم خلق راجبان پیوند +
کہ محتب زسخان بادہ ارسخان گیرد +

مسنی فارسی + لغت محمد عربی میکنم یعنی صفت محمد عربی میکنم کہ از رضای صفا
فاطمہ بہ امام جہان پیوند داد + اور شال دہد کی یعنی داد کے آئندہ بیان ہوگی
یعنی اردو + تعریف محمد عربی کی کرتا ہوں میں کہ انہوں نے رضای خدا سے
فاطمہ کو امام جہان سے پیوند دیا +

شرح مع

یہ ترسوم وہی ہے جس میں معترض کو شک ہوا ہے کہ وہ کافاعل لغت ہے
اور یہ خیال نظر آیا کہ قرینہ مقام اور ضرورت نظم کی وجہ شاعر کو بیت کچھ کرنا پڑا
یَجْعَلُ لِلشَّاعِرِ مَا لَا يَجُوزُ لغيرِهِ یعنی جائز ہے واسطے شاعر کے
جو کچھ نہیں جائز ہے غیر شاعر کو + چنانچہ علامہ زنجشیری نے اصول عشرہ
جو شاعر کو جائز ہیں نظم فرمایا ہے واسطے آگاہی کے لکھے جاتے ہیں
ضرورة الشعر عشرة عدة جملتا وصل وقطع وتخفيف وتشديد وقصر
وإدخال السكأن وتحريك + وصل صرف و صرف منع ثم تشديد + وصل یعنی ایک
حرف لفظ میں زیادہ کرنا + قطع ایک حرف لفظ سے ساقط کرنا + تخفيف
تشديد کو محفوف کرنا + تشديد مخفف کو تشديد کرنا + محدودہ کو مقصور کرنا + مقصور
کو محدود کرنا + متحرک کو ساکن + ساکن کو متحرک کرنا + منصرف کو غیر منصرف
+ غیر منصرف کو منصرف کرنا + اور یہی وجہ کہ شعراء عرب عجم نے ضرورت
اور موقع احفظ از میں زیادتی اور کمی حروف اور تبدیل حرکات و مکانات

و مخدوفات و مقدرات وغیرہ کا استعمال کیا ہے بیان تک کہ موقع ضرورت میں
 شعر کہیے گا کہ لکھے ہیں اور افلاطون تک پہنچ گئے ہیں اور افلاطون لفظی و معنوی و تفسیری
 شعر اسو سلم الثبوت واقع ہوئی ہیں جو بنائے نہیں تھے کہ میں دیکھو شعر کا سمجھنا آسان
 اسی سبب کہا ہے شعر گفتن گروہ در سفتن لود و لیک فہمیدن بہ از گفتن و
 خان آرزو اپنے رسالہ داو سخن کے مقدمہ سوم میں لکھتے ہیں کہ شعر کا سمجھنا کسی طریق
 ہوتا ہے ایک طریق عامہ اہل زبان کے کہ مقدرات اور کلیات معنی جو مشہور ہیں اور
 بزرگ سے سنکر یاد کر لے ہیں اور سیکھ موافق سمجھتے ہیں اور اس میں خاص و عام شریک ہیں اور
 ان میں فصیح غیر فصیح کا امتیاز نہیں و دوسرا طریق ملاحون کا شعر سمجھنا اور وہ اہل
 روزمرہ اور اہل زبان کی فہمید کے خلاف ہے تیسرا طریق ارباب علم معانی کا شعر
 سمجھنا کہ یہ کلمات تقدیم و تاخیر و فصل و وصل و ایجاز و اطباء کو تو سمجھتے ہیں مگر اسرار
 مجاز و اسلوب و تشبیہ استعارہ سے کہ بناوی شعر میں انہیں بڑا واقف ہیں و چوتھا طریق
 ارباب علم بیان کے شعر سمجھنے کا کہ تشبیہ و غرہ سے واقف ہیں مگر محنت و ادبی کو نہیں جانتے
 پانچواں طریق اہل مدح کے شعر سمجھنے کا کہ کمال سخن مدح کو جانتے ہیں اور مضامین و
 سے غافل و چھٹا طریق ملاحون و ملاحون کے شعر سمجھنے کا کہ دور و دراز مضامین و
 موافق قیاس اور رائے منہی سمجھتے ہیں و ساتواں موافق مذاق شعر کے شعر سمجھنا
 اور معروف علم بدولت اور ترکیب الفاظ جدیدہ پر جو بنیاد مقام اور موافق روزمرہ
 زبان خود یا زبانِ عمر کے ہو اور مراعات طریق کا خیال رکھے خواہ خیال خواہ الہامی
 خواہ منقول خواہ اور کچھ خبر کا جانا اور پچھاننا بہت مشکل ہے شعر کو جامع

و مخدوفات و مقدرات وغیرہ کا استعمال کیا ہے بیان تک کہ موقع ضرورت میں
 شعر کہیے گا کہ لکھے ہیں اور افلاطون تک پہنچ گئے ہیں اور افلاطون لفظی و معنوی و تفسیری
 شعر اسو سلم الثبوت واقع ہوئی ہیں جو بنائے نہیں تھے کہ میں دیکھو شعر کا سمجھنا آسان
 اسی سبب کہا ہے شعر گفتن گروہ در سفتن لود و لیک فہمیدن بہ از گفتن و
 خان آرزو اپنے رسالہ داو سخن کے مقدمہ سوم میں لکھتے ہیں کہ شعر کا سمجھنا کسی طریق
 ہوتا ہے ایک طریق عامہ اہل زبان کے کہ مقدرات اور کلیات معنی جو مشہور ہیں اور
 بزرگ سے سنکر یاد کر لے ہیں اور سیکھ موافق سمجھتے ہیں اور اس میں خاص و عام شریک ہیں اور
 ان میں فصیح غیر فصیح کا امتیاز نہیں و دوسرا طریق ملاحون کا شعر سمجھنا اور وہ اہل
 روزمرہ اور اہل زبان کی فہمید کے خلاف ہے تیسرا طریق ارباب علم معانی کا شعر
 سمجھنا کہ یہ کلمات تقدیم و تاخیر و فصل و وصل و ایجاز و اطباء کو تو سمجھتے ہیں مگر اسرار
 مجاز و اسلوب و تشبیہ استعارہ سے کہ بناوی شعر میں انہیں بڑا واقف ہیں و چوتھا طریق
 ارباب علم بیان کے شعر سمجھنے کا کہ تشبیہ و غرہ سے واقف ہیں مگر محنت و ادبی کو نہیں جانتے
 پانچواں طریق اہل مدح کے شعر سمجھنے کا کہ کمال سخن مدح کو جانتے ہیں اور مضامین و
 سے غافل و چھٹا طریق ملاحون و ملاحون کے شعر سمجھنے کا کہ دور و دراز مضامین و
 موافق قیاس اور رائے منہی سمجھتے ہیں و ساتواں موافق مذاق شعر کے شعر سمجھنا
 اور معروف علم بدولت اور ترکیب الفاظ جدیدہ پر جو بنیاد مقام اور موافق روزمرہ
 زبان خود یا زبانِ عمر کے ہو اور مراعات طریق کا خیال رکھے خواہ خیال خواہ الہامی
 خواہ منقول خواہ اور کچھ خبر کا جانا اور پچھاننا بہت مشکل ہے شعر کو جامع

اب کہاں تک گاہ کیا جائے ایسے ہی موقع پر صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا تاکہ شعر
 مرا بد رسہ کہ بُرد + بکریف بتطرفع شبہات فہم طریقہ دوم یا ششم کی طرح سے
 اس شعر کی ترکیبیں لگائی گئیں مگر خوفِ طول ایک ہی ترکیب لکھ دی جاتی ہے پھر یہ
 لغت محمد عربی کر مضاف حق ہو پوز فاعلہ + امام جہان دہ
 سکیم فعل ساتھ ضمیر فاعل کے + لغت مضاف محمد مضاف الیہ اور موصوفہ + عربی صفت
 موصوفہ اپنی صفت کو ساتھ ملکر سبب ہوا + کاف بیان + دہ فعل اس میں ضمیر فاعل
 محمد کی طرف پہنچی ہے + از حرف جار یا سبب + رضای مجبور یا مسبب اور مضاف
 حق مضاف الیہ + مضاف ساتھ مضاف الیہ کو ملکر جار مجبور کا اور جار اپنے
 مجبور ساتھ ملکر متعلق ہوا فعل دہ کا + پوز مضاف + فاعلہ مضاف الیہ + مضاف
 اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مفعول ہوا فعل دہ کا + بہ حرف جار + امام مجبور
 مضاف + جہان مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ کو ساتھ ملکر مجبور ہوا
 جار کا اور جار ساتھ مجبور اپنے ملکر متعلق ہوا فعل دہ کا + فعل دہ ساتھ فاعل
 اور مفعول اور اپنے متعلقوں کے ملکر بیان ہوا سبب کا + اور سبب اپنے بیان کے
 ساتھ ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف یعنی لغت کا اور مضاف اپنے مضاف الیہ کے
 ساتھ ملکر مفعول ہوا فعل سکیم کا + اور سکیم ساتھ فاعل اور مفعول اپنے ملکہ جملہ
 فعلیہ خبریہ ہوا + **تشریوں** ہوئی سکیم لغت محمد عربی کہ دہ از رضای ہو پوز فاعلہ امام
 مسلمات شعرا دہ مصارع ہوا دن کا اور اس شعر میں معنی ماضی کہ دہ
 ہے متعلق ہوا ہے پھر میں ضرورت و ذریعہ مقام الہی تبدیلی زمانہ کی اکثر واقع ہوئی

اب کہاں تک گاہ کیا جائے ایسے ہی موقع پر صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا تاکہ شعر
 مرا بد رسہ کہ بُرد + بکریف بتطرفع شبہات فہم طریقہ دوم یا ششم کی طرح سے
 اس شعر کی ترکیبیں لگائی گئیں مگر خوفِ طول ایک ہی ترکیب لکھ دی جاتی ہے پھر یہ
 لغت محمد عربی کر مضاف حق ہو پوز فاعلہ + امام جہان دہ
 سکیم فعل ساتھ ضمیر فاعل کے + لغت مضاف محمد مضاف الیہ اور موصوفہ + عربی صفت
 موصوفہ اپنی صفت کو ساتھ ملکر سبب ہوا + کاف بیان + دہ فعل اس میں ضمیر فاعل
 محمد کی طرف پہنچی ہے + از حرف جار یا سبب + رضای مجبور یا مسبب اور مضاف
 حق مضاف الیہ + مضاف ساتھ مضاف الیہ کو ملکر جار مجبور کا اور جار اپنے
 مجبور ساتھ ملکر متعلق ہوا فعل دہ کا + پوز مضاف + فاعلہ مضاف الیہ + مضاف
 اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مفعول ہوا فعل دہ کا + بہ حرف جار + امام مجبور
 مضاف + جہان مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ کو ساتھ ملکر مجبور ہوا
 جار کا اور جار ساتھ مجبور اپنے ملکر متعلق ہوا فعل دہ کا + فعل دہ ساتھ فاعل
 اور مفعول اور اپنے متعلقوں کے ملکر بیان ہوا سبب کا + اور سبب اپنے بیان کے
 ساتھ ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف یعنی لغت کا اور مضاف اپنے مضاف الیہ کے
 ساتھ ملکر مفعول ہوا فعل سکیم کا + اور سکیم ساتھ فاعل اور مفعول اپنے ملکہ جملہ
 فعلیہ خبریہ ہوا + **تشریوں** ہوئی سکیم لغت محمد عربی کہ دہ از رضای ہو پوز فاعلہ امام
 مسلمات شعرا دہ مصارع ہوا دن کا اور اس شعر میں معنی ماضی کہ دہ
 ہے متعلق ہوا ہے پھر میں ضرورت و ذریعہ مقام الہی تبدیلی زمانہ کی اکثر واقع ہوئی

شرح پارم

آن نائب رسول امام بحق علی | میرش نوید کوثر و حور و جنان

لکھ آن حرف اشارہ اسکی ضمیر امام جان کی طرف راجع ہے + نائب بمعنی خلیفہ

ہوید اسکی حدیث اکامام خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول رسول

بمعنی فرستادہ شدہ اور وہ پیغمبر صامت کتاب ہو + امام بحق یعنی امام با استحقاق یا

حق کے + علی نام خلیفہ اوست اسم مبارک جناب امیر علیہ السلام + میر بالکسر

ش حرف اشارہ راجع بسوی علی + نوید بالضم نون و کسر او ویاء مجهول خبر خوش

+ بڑن ۱۲ کوثر و حور و بہشت + واد عطف + حور جمع حوراء + اور فارسی واد

منفرد استعمال کرتے ہیں اور پراسکو جمع کر تو میں سمجھتی ہوں حوران بہشتی را

دوزخ بود اعراف + از دوزخیان پس کہ اعراف بہشت + جنان بالکسر

بہشت + وید بمعنی مید +

محاورہ نوید دادن + حضرت عالیہ الرحمہ + سنجم ترانہ غزلی کہیں تو

شوق + دل را نوید زندگی جاودان دید +

معنی آن نائب رسول امام بحق علی بہت کہ محبت او نوید کوثر و حور و جنان

معنی اردو + وہ نائب رسول کا امام کہیسا کہ بحق علی ہے کہ محبت او کی خوشخبری

کوثر اور حور و جنات کی دیتی ہے +

مسلمات شعر دوسری مصرع میں میرش کے پہلے کان حسب قاعدہ

شعر محذوف ہے + نظامی + ندارم سر گفتگوی کس + مرا گفتگویت بخود

میرش کوثر و حور و جنان
نائب بمعنی خلیفہ
سوزنا دارا علی
صاحب غفران
مین

یعنی کہ مرا گفتگو بہت با خود ہے + قاسم ولایتی + چنان بر عشرتم قاسم فضا
 آسمان تنگست + بہر جا بہت سنگے از فلاخین و با آورو + یعنی کہ بہر جا کہ بہت
 اس شعر میں دو کاف مخدوف ہیں + کلیم + آفتد العاس بر داغم سپر فشا زہ
 سن بنا + از گریہ شب در شہم اختر سیکنم + یعنی کہ سن نیک از گریہ الہ + اور شب کے
 قبل وقت کا لفظ بھی مخدوف ہے + حکیم قافی + ہر کس اسیر زلف تو بیدار
 بود + کا رشتہ تار زلف تو آشفقت تر بود + یعنی ہر کسکہ اسیر زلف تو انہ غالب
 علیہ الرحمۃ و ریح امام ہندی علیہ السلام + گو چرخ دشمنی ملک و بخت سرکش
 خود خواہش محال مجربان برابر است + یعنی کہ خود خواہش محال نہ + و ریح ملکہ
 خون دل از شکاف قلم می تراودم + بار در بام ابرو نم از ناودان دہد +
 یعنی کہ می بار در بام ابرو نم انہ

شعر چہم

زین بعد و حضور بحبان رضائین | از انبساط شردہ عشرت انہ

لفظ زین مخفف ازین یعنی اس سے بعد یعنی پہلے + اور زین بعد زین
 اقلیت یعنی بعد ازین + غالب علیہ الرحمۃ + وصل تو بہ نیروی دعا بہت
 این بعد + خون باور بانی کہ باور او بچند + اور اسطرح زین پس ہی اقلیت
 پس زین کی ہے + سخن از پیشروان ماند ما ازین پس + مانا نم
 بگیتی سخن از ما ازہ حضور نصرتین یعنی حاضر شدن + نقیض غیبت + اور
 عرف میں کلمہ تعظیم ہے بلکہ مخدوموں کی ذات پر اطلاق کر کے پس اسطرح

حضرت اور جناب بھی ہے + اور صاحب بہار نے لکھا ہے کہ ایسے الفاظ
 کی اضافت ساتھ کسی چیز کے تعظیم کی راہ سے ہوتی ہے + اور خان آرزو بھی
 بہ زبان ہن اور سنوین یہ شعر کہتے ہیں ۵
 ہرول و درون من شد صورت
 او پیدا ۵ در حضرت کفرستان تجانہ چنین باید ۵ محب بمعنی دوست دار ۵
 محبان جمع + رضا حسین نام لکھنے والے کا ۵ اہلبساط خوشی + غیاث ۱۲
 مژدہ الکسارت و خبر خوش ۵ ہرول ۱۲ عشرت بالکسر خوشدلی و خوش
 زندگانی کردن باہم + نشان اوس چیز کو کہتے ہیں جو دوسری چیز کو چھو
 محاورہ مژدہ دادن کمال اسمعیل ۵ عیسیٰ ز مقدم تو بایام مژدہ
 داد ۵ وزیر آں سخن نفسش جان بمرده داد ۵ خسرو ۵ باو بدین مژدہ
 دلم نفس + مژدہ دہم نیز تو باشی و بس +
 معنی فارسی + بعد ازین در حضور محبان رضا حسین مژدہ عشرت
 نشان میدہد
 معنی اردو + بعد اسکے دوستوں کے حضور میں رضا حسین وہ خوشخبری
 جس میں عشرت کا نشان ہے دیتا ہے
 مسلمات شعرا از اس شعر من سبب ہے قلامی ۵
 ہوا معتدل بوستان دلکشست + ہوا دل بوستان ان خوش + یعنی از ان
 شعر ششم
 خواہد کہ نور چشم خود احمد حسین را | از آرد آج خلعت گوشتان در

اگر خواب مضارع خواستن + مگر بخوابد کے معنی سے مراد ہے اور جی
 علامت زمانہ حال کی مثل مبدیہ محذوف ہے یعنی میخوابد + کاف بیانیہ + نور
 یہ خطاب فرزند کے لئے مخصوص ہے اور اعزہ کیواسے عوام سے مثال اسکی
 مسلمات شعرا میں دیکھو + خود اپنی ذات سے مراد ہے + احمد حسین علم
 یعنی نام بیٹے کا + علامت مفعول + از دواج قرین و حجت شدن نام
 منتخب ۱۲ و اب ہم حجت کردن + لطائف ۱۱ خلعت بالکسر جائزہ دوختہ جو سیکو
 پناہین + منتخب وقایوس ۱۲ گوہر موتی + قشاشان جہانپنواالا +
مجاور خلعت دادن + طہیر فاریابی + ہر غراز کہ کن کہ ہر دش
 گوئی + زمانہ خلعت دیبا سبز کار دہد + گوہر افشانان غالب علیہ الرحمہ
 خورشاعفی و گوہر افشانانش + بانداز دعوی پر افشانانش +
 معنی فارسی + میخوابد رضا حسین کہ لود حسین خود احمد حسین را از دواج
 یعنی مناکحت خلعت گوہر افشان دہد
 معنی اردو + چاہتا ہے رضا حسین کہ اپنے لود حسین احمد حسین کو از دواج
 خلعت گوہر افشان دے +
مسلمات شعرا لود حسین فرزند + صائب + نوید نور چشمی
 آفتاب آن صفحہ روراد + نہ تو قبلہ گاہی خواند آن محراب روراد +
شعر
 از خصل نشاط لود قص و سرود عشق | گلستہ باد ہر دم چشم جان +

لفظ از بیانیه نظامی **ع** بر انگیزت رومی چو بارنده مین **ع** تگرش
 زریکان و باران نریخ **ع** محفل جای جمع شدن مردم **ع** محافل جمع **ع** اور و
 اسکا مجلس اور برزم **ع** محفل نشاط خوشی کی محفل یعنی جای جمع شدن
 مردم از راه خودی **ع** و او عطف **ع** از مخفف از **ع** رقص گانی و الفی **ع** مصطلح
 پای کو فتن با اصول لغات **ع** سرود بضمتین **ع** و او مجهول و دال موقوف **ع**
 اور و او معروف **ع** بھی درست ہی معنی نغمه و سماع یعنی راگ **ع** حافظ **ع**
 معنی کجائی بگلبانگ **ع** و و **ع** بیاور آن خسروانی سرود **ع** عیش زندگانی **ع**
 زندگانی کردن **ع** اور فارسی و الو خوشی اور نشاط کے معنی پر استعمال کرتے
 ہیں **ع** صائب **ع** ناقص از کامل **ع** لذت دنیا بیشتر **ع** دیدہ احوال
 کند عیش و بالا بیشتر **ع** گلدستہ معروف **ع** دستہ جمعی مردم **ع** مصطلح
 زلالی **ع** گرفتہ نہ چمن گلدستہ **ع** سپر و از پروبال شکستہ **ع** مردم
 چشم نیکی **ع** جهان عالم **ع**
محاورہ **ع** دادن معروف یعنی ایک چیز دوسری کو دنیا **ع** غالب **ع**
 آہ از فلک کہ چون زندگانش در آفتاب **ع** نظارہ زابدان بفرسید کہ
 نان دہد **ع** نظری **ع** ناکردم بہ بہان عشوہ خموشم کردند **ع**
 گرہ کردم ز شکر خذ نہاتم دادند **ع**
 معنی فارسی از محفل نشاط و از رقص و سرود و عیش رضا حسین
 مردمان چشم چنان را گلدستہ ٹاپید **ع**

معنی دو + محفل نشاط سے اور رقص اور سرود اور عیش سے رضا حسین مراد
مخزن

پیشم جان کو گلدستہ دے +

مسلمات شعر اِشال بعد و او عطف کے آئے کی حافظ

فاش بگویم وار گفہ خود و لشام + بندہ عشق و از سر دو جان آزادم + وہ
بیاساقی از بیوفائی عمر + چین و زخمی کن گدائی عمر + مفتی عباس صاحب اور مراد
بر لب من نید جائے مالہ بود + وار بدن چنڈا سٹھائے مالہ بود +

شعرین بدن کی ہی مثال ہے + مثال تکرار آرز کی اور بعد و او عطف کی جیسا
رقم کا شعر ہے حافظ + دو تنہا و دو سر گردان بکس + دوراہ اندکین

از پیش و از پس + یعنی از پیش و پس سے کام نکلتا تھا فقط وزن کی حفاظت کے
لئے آرز کی تکرار واقع ہوئی + اور اس طرح باب و موصدہ کی تکرار بھی + شاہد

صاحب فریاد در تنہوی رستخان اخلاق + تبرکب خاص و بنظم غریب +
باضداد بخشید رطلی عجیب +

تشریح معنی شعر مفہم کی

پہلے یہ جان لینا چاہئے کہ محفل اور مجلس اور بزم کے ایک ہی معنی میں
کیونکہ مسلمات شعر اسے ہے کہ ایسے الفاظ کو جنہیں تھوڑا سا بھی فرق ہو
مثلاً مترادف کے استعمال کرتے ہیں +
بہارِ عجم میں لکھا ہے کہ بزم بالفتح ہر مجلس عموماً اور مجلس عیش و نشاط خصوصاً

اور مجلس کے معنی جابی شستن کے لکھ ہیں + اور محفل کے معنی جابی و جمع
مردم + پس یوں ہی محفل اور مجلس اور بزم ایک ہی ٹہرے +
اس کے بعد واضح ہو کہ فوقی نیردی کا شعر ہے کہ **۱** بہ بید کیسر موی جلوه
آن زلف اگر زاہد + کند رقص فرنگی بچی بنیم کفر ایمانش + رقص فرنگی
ایک قسم ہے رقص کی + اس شعر سے صاف ظاہر ہے کہ بزم اور چیز ہے
اور رقص اور چیز ہے +

اور محفل کے بعد نشاط کا لفظ فقط تصریح کے لئے آیا نہیں تو کی ضرورت
نہی اور اگر آتا تو اس کے آنے سے کچھ رقص کا بھی ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ
نشاط کے معنی لغت میں خوشی اور شادمانی کے ہیں + پس محفل نشاط کے
معنی یہ ہیں کہ جہاں خوشی کرنے والے لوگ جمع کریں اور وہ اس مقام
سے مراد ہے اور وہاں رقص ہی ہو یا نہ ہو کہ رقص لوازمات
نشاط سے ہے نہ کہ لوازمات محفل سے اور جب یہ دو چیزیں ٹہریں تو
واو عطف کا لانا بھی ضرور ہوا + اور آرزو کی تکرار بھی مسلمات شعرا سے ہے
اسکی مثال مسلمات شعرا میں دی گئی +

اور اگر خواہ مخواہ محفل نشاط اور رقص سے ایک ہی مراد سمجھی جائے
تو یوں بھی ناجائز نہیں ہو سکتا کہ شرا کا کلام ایسی باتوں سے
بھی خالی نہیں + حادق و لایسی کا شعر میرے قول کی تائید کرتا ہے
۲ دلم ہیچ تسلی نشود حادق + ہمارے دیدم و گل دیدم و خزان دیدم

نشاط
واضح ہے کہ نشاط
شعر اور محفل میں
تفاوت نہیں کہ
محفل میں بھی
لوازمات محفل
نشاط سے ہیں
عطف کا لانا
بھی ضرور ہے
نشاط میں بھی
رقص ہو سکتا ہے

اس شعر میں ہمارا اور کل دونوں آئے ہیں اور ان دونوں کو شاعر نے الگ الگ تقسیم کیا ہے حالانکہ ہمارے بغیر کل کے ممکن نہیں ہمارے کو الگ کیونکر دیکھا اور کل کو الگ کیونکر مشاہدہ کیا اور اگر ہمارے دونوں گل کے دیکھی تو وہ خزان ہے پس تین چیزیں بیکار ہوئیں + سبطیح امیر خسرو کا یہ شعر
 مخوان در بوستان و باغ ابدوست ہند کہ آسجاء و لم کم منیکشاید + بوستان
 باغ ایک ہی چیز ہے اور جامہ سے دو سمجھ جاتے ہیں + مگر تو شعر میں جو
 تقسیم ہے وہ ایسی نہیں بلکہ مفید معنی ہے اور چاروں چیزیں الگ الگ
 ہیں + اور انکی ضرورت کی وجہ دوسرے مصرع معلوم ہوگی +
 پہلے مصرع سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ محفل کی صورت کثرت کرے اسلئے
 چار لفظ ایسے جمع کئے گئے جو لازماً خوشی سے ہیں + اور ایسی محفل یا
 مجمع خاص و عام خواندہ سب کا ہوتا ہے اور لطف اسکا لوگوں کو آنکھوں
 سے زیادہ ملتا ہے اور کان اور ناک بھی فائدہ پہنچتا ہے + اور ایسی
 محفل میں گلدستہ ہی دیا جاتا ہے اور گلدستہ ایک پھول کا نہیں ہوتا
 مگر دو چار یا زیادہ کا خیاںچہ زلالی کے شعر سے ہی ظاہر ہے + اور
 وہ پھول مختلف قسم کے ہوں خواہ ایک ہی قسم کے + مگر مختلف
 قسموں کا گلدستہ اچھا ہوتا ہے + اور تماشائی بھی محفل کے لوگ
 وہیں نشاط کے لئے آتے ہیں اور نشاط حیرت سے متعلق ہے
 اور وہ حواس سے مراد ہے اور حواس پُر وئی پانچ ہیں جو خاد میں

پانچ حواسِ درونی کے یہ تفصیل انکی کتاب حکمت میں دیکھو۔ پس چاروں چیزوں
 تماشائیوں کے لئے استعارہ گلدستہ قائم ہوا۔ اور یہ استعارہ متعلق تشبیہات
 حسی کے ہیں۔ پہلے گلدستہ ان چاروں پہلوؤں کا قائم کرو تو گلدستہ دوسرے
 تعلق رکھتا ہے ایک باصرہ یعنی دیکھنے والے سے دوسری شاہ یعنی سونگینے والی سے اور
 وہ آنکھ اور ناک ہے۔ وجہ تشبیہ یہ کہ ہر دیکھنے والی کی نگاہ میں محفل نشاط مع اپنے
 لوازمات کی ایک مجموعہ مثل گلدستہ کی نظر آتی ہے۔ اور سونگینے کا تعلق اس
 سے کہ عطر و بان گل و ریحان ہی لوازمات محفل سے ہیں۔ اب ان چاروں
 پہلوؤں کو الگ الگ خیال کرو۔ تو محفل نشاط مع لوازمات خوشبو کے مادہ
 اور شاہ کے متعلق ہوئی اور رقص فقط باصرہ سے تعلق رکھتا ہے اور سرود
 فقط سامعہ یعنی کان سے۔ اور ان تینوں چیزوں کی لذت جو پانچوں
 حواسِ درونی کو پہنچ کر قلب کو پہنچتی ہے اس سے حظِ قلبی حاصل ہوتا ہے
 اور وہ عیش ہے۔ اور ان چاروں باتوں سے جو سامان قائم ہوا وہ پیر
 تماشائیوں کی چشم تماشیاں ایک جاہل نظر آیا تو گویا گلدستہ بن گیا
 کیونکہ تماشیاں سیر اور کیفیت دیکھنے کے مستعمل ہے لا اعلیٰ نشاط
 را بگو کہ بر اسبابِ حسن و دست و خیرے فزون کند کہ تماشیاں بارید و خنجر
 ۵ آواز آگاہی کہ تماشیاں رو تو کر دم و پیچ باغ تماشیاں نیتوانم کرد و ظہوری
 ۶ تماشیاں سب آب و گلہا بردہ می آید و پس دیکھنے کے لئے تماشائیوں کی
 چشم کی ضرورت ہے اور چشم کی واسطے مردم یعنی تنہا کی حجت۔ اور پیر مردم یعنی

آدمیوں کا اجتماع باعث وجودِ محفل + اور محفل نشاط سبب اسبابِ خوری
 اور اسبابِ خوری کے اقسام میں اور وہ رقص و سرود و عیش میں اور انکے
 سوا اور بھی ہیں مثل عطر و بان و گل و ریحان و شراب و کباب وغیرہ کے
 مگر بیانِ رقص و سرود و عیش ہی جمع کئے گئے اور مع اجماع محفل کے گلدستہ
 باندھا گیا اور وہ مردمِ چشمِ حبان کو دیا گیا اسلئے گلدستہ طے کی ضمیر
 مردم کی طرف پھری اور وہ مردم تماشائیوں کو چشمِ بکشی سے اور آدمیوں سے
 ایسا تاثر ائے گئے اور اس ایام نے جو لطف دیا او کو بانیِ نظر سمجھتے
 کہ عینِ حسن ہے + اور مردمِ چشم کو استعارۂ لیاقت اسکی ہی ہے کہ او کو
 کوئی چیز دی جائے یا او سے لیا جائے چنانچہ لاشعریں اس کے شعر سے ہی
 ہے **نقد اشکم ز بزمِ راز مردمِ چشم بود** + گرد او گردم کہ باج از مردم
 آبی گرفت + اور اس شعر میں مردم کا ایام ہی واقع ہے +
 اور اس شرح کے بعد یہ مثال دیکھائی ہے کہ بزم یعنی محفل اور چیز ہے اور
 رقص اور چیز ہے **ظہوری** **بیای منغنی سرودے بکشی** + ز چشمِ ہر قطرہ
 رودے بکشی + زمان گرچہ بس طرح مجلس کشید + بترقیب بزم تو بزم
 پنجد + اس شعر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزم اور مجلس ایک ہی چیز ہے صاب
 کہ کلفت نہ کشید بچیں در بزم + کہ بود دست نشان سرو سیمہ بالائی +
 دست افشاندن محاورہ یعنی رقص کردن + غیاث ۱۲ اور ضد کلفت نشان
 ہے پس بزم نشاط اور رقص دونوں اس شعر میں موجود ہیں + منظر جاننا

چو خلد برین مغل آراستند + برقص آسماندا از جا خاستند + در عیش جاوید
 گروید یاز + برامشگری زہرہ برداشت ساز + رامش بکبریم نغمہ و سرود
 عیادت ۱۲ رامشگر و رامشی مطرب + پس ان دونوں شعرون میں مغل
 اور رقص اور سرود اور عیش یکجا ہیں اور ہر ایک کی مراد الگ الگ ہے
 فاقم + اور اگر عرف عام ہندوستان پر خیال کیا جائے کہ مجلس امام کی مجلس کو
 کہتے ہیں اور مغل ہرم رقص کو تو یہ گمان ہی گمان ہے ورنہ ہرنیہ میں مغل
 اور مجلس دونوں متعل ہے یہ بعض لوگوں کی ایجاد خاص ہے اور فارسی
 اسکو کیا واسطہ +

شعر

تاریخ روز مغل و حرات را	پیش نظر از مشرچ نشان
-------------------------	----------------------

تاریخ معروف شمار ہیںے کے دنوں کا + اور لغت میں کسی چیز کا وقت
 ظاہر کرنا + منتخب ۱۲ او عطف + روز یعنی دن + حسن یعنی خوبی + برات
 فارسی میں اوس کا غدیو شتہ کہہتے ہیں جسکے موجب خزانہ سے زر حاصل ہو
 اور صاحب ہمار عجم کا قول ہے کہ بعضوں نے لکھا ہے کہ جو لوگ شادی بختی
 میں داماد کے ہمراہ عروس کے گھر جاتے ہیں اوسکو برات کہتے ہیں مگر سند
 اسکی نہیں دی ہے اور کلام اساتذہ میں ہی پایا نہ گیا + غالباً استعمال ہندوستان
 سے + ہن برات عرف ہندی میں اوس مجمع مردم سے مراد ہے جو ہمراہ
 داماد کے آتشیازی اور آرائش اور دیگر لوازمات کے ساتھ عروس کے گھر جا

اور برائی اونہیں کے ہر شخص کو کہتے ہیں اور یہی حق ہے اسنو +
 اب اسکے بعد بندہ باقر عفی عنہ شارح رقعہ مذکورہ کہتا ہے کہ بعضوں نے
 اگر لکھا ہے تو سند ہو سکتی ہے کیونکہ کچھ ضرور ہیں کہ شعر اسب لفظوں کو
 باندھیں + ابھی سیکڑوں الفاظ ایسے کہ شعرا نے نہیں باندھے اور لغات میں
 موجود ہیں + اور صاحبہا رجحان پر جس معلومات ہی نہیں + سیر تصنیفات معلوم ہوگا
 ایک مرتبہ جناب ستادی مدظلہ نے پرستان کے لفظ کو حضرت غالب علیہ الرحمہ
 سے دریافت کیا کہ ہندی ہے یا فارسی + حضرت نے لکھ بھیجا کہ فارسی ہے
 مگر کسی شعر میں اسکو بندہ نہیں دیکھا + اتفاق سے ایک رقعہ نوید مصنفہ
 جناب ناظر وزیر عسکری معجز میں یہ لفظ پایا گیا جناب ستادی مدظلہ نے اود سے
 پوچھا تو فرمایا کہ فارسی میں یہ لفظ بندہ ہی مجھے سند یاد نہیں + ایسا ہی اسکا حال
 ہی ہوگا + اور بالفرض اگر ہندی ہی ہو تو اوس مجمع کا علم ہے اور علم کسی
 زبان کا ہو دوسری زبان میں بلا نہیں جاسکتا + اور یہ کلیہ ہے + یہی سبب
 ہے کہ شعرا ی فارسی نے ہند میں اگر الفاظ ہندیہ جو بطور علم کے سمجھے
 بغیر وقت قرینہ تمام استعمال کئے + بیان تک کہ محاورہ ہندی ہی بعض
 لکھ لیا ہے + آغا احمد صاحب علیہ الرحمہ مرات الاحوال میں ایک جگہ ہندیوں کو
 عادات و اطوار کہتے ہیں تو ماتہ جوڑ کر کے کو دست جوڑ کردہ لکھا ہے
 اسبطر غالب شفیق باد مخالف میں زدہ کے معنی کو لکھتے ہیں + ایک دوسرے جا
 نہ در ہواش + لفظ ہواش سے ہواست ترجمہ ہواش + نعمتی تعالیٰ نے حسن و عشق میں

جو کچھ لکھا ہے
 وہی اسکا حال ہے
 کہ اسکا حال
 وہی اسکا حال
 وہی اسکا حال
 وہی اسکا حال
 وہی اسکا حال
 وہی اسکا حال
 وہی اسکا حال

بہت الفاظ ہندی استعمال کئے ہیں **قصر** میناؤں شیشہ دلی را الجلاب اشک و
 تیل چرب زبانی و زعفران زرد و چساری و معصفر خون جگر پر کوندہ + اسطیج چنیا
 شکستہ رنگی + اور سیرامی پائن کہ مسباری از جان سپاری و چونہ از دل خوشگی
 اور تنہولی بی برگی اور سہرہ شوریدگی اور میان کالے + اور طفرانے بہت الفاظ
 ہندی استعمال کئے ہیں **طغرا** زمین تا آسمان در راگ و رنگ بہت +
 خموشی را مقام طلوہ تنگ بہت **عرفی** گیت خوانت زہرہ قوالہ مکی را
 زحل + آبدارت ابر نیسان و خواص آفتاب **ولہ** در چاشتگ از شبنم گل
 گرد نشان بہت + آن باد کہ در ہند گرد آید **کلہ** غور حسن با جمل جوانی +
 ز قوم راجپوت و ہم تہائی + **غالب** صحن امام بارہ او مسجد ہر آنکہ دیدہ +
 در کربلا زیارت بہت الحوام کردہ + **ولہ** سال این دولت فرا شادی با معان
 شترجی بازہرہ و طالع فرا ہم یافتہ + اگر اوستادون کے کلام دیکھے جانیں تو
 بہت الفاظ ملین گے + اسطیج برات کا لفظ اس رقمین ہی ہے فافہم +
محاورہ نشان دادون پچھوانا حافظہ بنفشہ دوش بہ گل
 گفت و خوش نشانے دادہ + کہ تاب من بچن طرہ فلانے دادہ + ظہری
 در جواسپ + ماندہ از سایہ اش نشان بر سنگ + زمین گرا سجان تر
 کہ دادہ نشان + میر معیری + آیا بادشاہی جان بخش عادل +
 پیمبر جنین دادہ مارا نشانے + **غالب** + **غرہ** صبح درین تہرہ شبانم دادہ +
 شمع کشند و زخو شہید نام دادہ + **ولہ** ہندی کہ در روش محمد نشان + سرش و اسایہ اگر تو مانا

الکرام
 فی الجلال
 و العز
 و العز
 و العز

۱۔ باد اکلیم بخت عدوی تو شعلہ خنیر ۲۔ تا در زمانہ و دژ آتش نشان ۳۔
 مفتی عباس صاحب و قلم ۴۔ گریگری زمستان خودم ۵۔ وہ نشان از می پستان
 طہیر فاریابی ۶۔ خلقی زیر تو جو پرواہ سوختند ۷۔ کس نسبت کو حقیقت روت
 نشان و بد ۸۔ خیر ۹۔ ہمیشہ کہ میداد سرو میں نشان ۱۰۔ این باد مشکبو
 مشکبیر میرود ۱۱۔

معنی فارسی ۱۲۔ تاریخ و روز محفل و حسن برات را طراز مشیخ یعنی نقشہ کش
 شرح کردہ زیر قلم نوید نوشتہ میشود پیشان خواہد داد ۱۳۔
 معنی اردو ۱۴۔ تاریخ اور روز محفل اور خوبی برات کو وہ نقشہ جس سے شرح کی جا
 نظر کے سامنے بچھو اسکا ۱۵۔

مسلمات شعر اگر کوئی کہے کہ اس رقعہ میں کل نو شعر ہیں اور جہان
 اور نشان کا قافیہ مکرر باندھا گیا ہے یہ خلاف ہے تو جواب اسکا نظیری کے قصید
 سے دیا جاتا ہے ۱۶۔ زمانہ بدل ہمیں روزداشت عیشہ راہ کہ ہر روز زاما
 ہر گزے میداد ۱۷۔ ہر اسی شعر کے بعد ۱۸۔ برات بخشش من خواست ہر مراد ۱۹۔
 پیش منشی شبام اونہاد و بداد ۲۰۔ قدی ۲۱۔ کسک منج توار او خانہ مار ۲۲۔ چیم
 منتظر انش سیرایم براہ ۲۳۔ شعر ۲۴۔ نسیم خوش نہ نشیند کہ او مرا اکموت ۲۵۔
 گزشتن سر زلف در گفتن سر راہ ۲۶۔ فافہم

وقف و حسن

پہلے جناب استاد نے طلبہ کے شعر شتم کو روئے پایا تھا کہ ۲۷۔

تاریخ نامے محل طوف برات را | پیش نظر نوشتہ آخر نشان دہ

اور اس سے مراد یہ تھی کہ بسبب اختلاف رویت کے تاریخ و روز کا ٹھیک لکھا جائے
بغیر رویت ہلال ماہ عید الضحیٰ کے ممکن تھا اور رقعہ نوید ماہ و قعدہ میں لکھا گیا اور رقعہ
ہی میں چھوٹے کا سامان تھا اسلئے صاحب تقریب کو کہنے سے پہلے تاریخ و روز
نقشہ پر لکھی گئی کہ اشعار رقعہ کے نیچے نظر آئے اور تاریخ و روز معلوم ہو جائے
اسلئے پیش نظر نوشتہ آخر لکھا گیا + مگر غرض نے نوشتہ آخر کے معنی ایسی فرما
کہ گو محاورہ میں نہیں ہیں مگر ایسے ہی محل بھی سنکر یہ لفظ رقعہ میں رہ جانا غیر
مناسب اور بموقع تھا اسلئے جناب اوسٹادی مدظلہ نے نوشتہ آخر کو طائر
مشرع سے بدلا + اور روز کا لفظ رہ گیا تھا اس واسطے تاریخ و روز فرمایا اور
لطف کی جگہ حسن بنایا + مگر چونکہ نوشتہ آخر میں ہی کوئی عیب تھا اسلئے
شرح اسکی ہی کی جاتی ہے +

لفظ نوشتہ بمعنی کتابت کردہ شدہ + غیاث ۱۲ اور تحریر ہی کہتے ہیں
طغرائے خواہش لگے کہ جانب آن ناؤمیدہ خط + ہرگز زرقہ مرغ نظر بے نوشتہ
آخر بمعنی دوم ضد اول اور یہ یکسر خاؤس ہے + غیاث ۱۲ او بمعنی دیگر لفتح خا
جسکی ہندی (اور) ہے + غیاث ۱۲ پس نوشتہ آخر کے بمعنی نوشتہ دوم
یا نوشتہ دیگر ہونے نہ کہ کوئی اور معنی جسکا گمان ہوا + اور اگر لکھا جائے کہ یہ
محاورہ یا اصطلاح ہے تو اسکا نشان نہ بہار عجم میں پایا جاتا ہے اور نہ
مصطلحات شرا میں اور نہ کسی اور کتاب اور مقام میں + پھر معنی گنہگار کیا جاتا

شعر ہستم

ہستم امیدوار کہ ہر یک از دوستان رونق بہیزم من ز سر امتستان دہد

نقطہ ہستم بمعنی ہون من + امیدوار غالب درخت تمنای دیر خیز

کردگار + باد خالق از غیشش امیدوار + ہر یک بمعنی فرد فرد دوستان جمع

دوست + بہر محفل + سرحیل و خواہش و طریقہ و روش خسرو

شعیر گزیت زانے ز سر فرد گداز + سوئم از گریہ منی مرد کہ بسیارے بود

امتستان منت نهادن + شغف ۱۲

مجاورہ رونق دادن سیر خیزی ہستم تو رونق دہد رسم بزرگان

ہستے + ہنچو یا قوتے کہ اور رونق دہد شہاد را + انوری رونق کارما کہ

خواہداد + اگر نوروز سے باہر دازی + غالب فرمان او زبکہ ہند

رسم یکدلی + در گلہ گرگ رونق کار شہان دہد +

معنی فارسی + ہستم امیدوار کہ ہر یک از دوستان من از سر امتستان

بہیزم من رونق دہد +

معنی اردو + امیدوار ہوں من کہ ہر ایک میری دوستوں احسان رکھنے کے خیال باطلہ

اور روش سے میری محفل کو رونق دے +

مستلزمات شعرا ہر یک نقطہ ہی + چہ گوئید ہر یک درین دوستان

کہ دولت نہ پیچیدہ از راستان + یہ خاتمہ کا شعر مضمون کو مخاطب سے ہی

میرا مطلب اور ناظرین انصاف دے + مطلب + تمام شد

خاتمہ بیان میں اعتراضی کا کج شجر پر ہو

چند اعتراض جو مسلم النہجہ اساتذہ پر ہوئے ہیں اور اہل سخن نے کئے ہیں
مثلاً لکھے جاہن کہ خالی از فائدہ نہونگے + اور اگر کوئی کہے کہ اساتذہ
سابق اور کماں ہندی شاعر + تو اسکا جواب انصافاً باقی ولایتی دیتا ہے
ہمہ نسبت خاصی بہتر لگے نہایت سچکشت کہ خود را کسی کم دانند
مگر بہین یہ اعتراض اسلئے لکھے گئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ عمر ہوتی آتی ہے
را چون کو برا کہتے ہیں + اور جب طرح یہ اعتراض اور گئے او سیلج رفته
اعتراض ہی لا وجود نہرے + باقی ولایتی کے توان در گل مصنوع
رخ نیردان دید + سخی از لفظ توان یافت ولی نتوان دید + اعتراض
بہر ظہوری عماد چادر یافت ظہوری کو لکھا کہ تم نے دوش پریدن جو
اپنے شعر میں باندھے خلاف روزمرہ ہے ظہوری جواب میں لکھا کہ
جیسا چشم پریدن + اور گوش پریدن کہتے ہیں دوش پریدن بھی
بہر سکتے ہیں + جہاں قصائد ظہوری لکھتا ہے کہ معلوم ہو کہ ایسی جگہوں
قیاس کو بھی دخل ہے + اعتراض بہر ناصری علی بہ صریحاً
میدانم کہ با طبعیت نسیازد + دریدی نامہ احمدیاریہ شد قاصد سید بخا
اعجاز اگر آبادی اعتراض کیا کہ ہر گاہ صریحاً عاشق موافق نہیں آواز دردن
نامہ کیونکہ موافق طبع ہوتی + جواب آواز و لکھنوی نامہ لکھنا عاشق کا محض

معتوق ہو اور نامہ کا پہلا موافق مزاج + اسلئے صریحاً ناموافق ہوئی اگر
پیر محمد زمان **سرخ سندی** سے جاہ صبر بیلابیلی جنون سنگ آتش
انچہ از دست برآمد بگریبان کریم + اعتراض ہوا کہ جاہ بالا کو سنگ نہیں ہوتا بلکہ
کوٹاہ ہوتا ہے + شاہ آفرین نے ملفی کی مثال دی ہے نہ ہندی غسان تارا زراہ
نہ فراسد ترک شد جاہ تنگ + **اعتراض ہر شاہ آفرین** سے
و شریک یا سیم آلودہ دانسی نیت + ساغر کیف جو تصویر رندیم و بار سائیم + میر علی
سیالکوٹی نے اعتراض کیا کہ راز تصویر تقطیع میں ساقط ہوئی ہے میر آزاد نے
جواب دیا کہ یہ وزن بحر مضارع کا ہے تقطیع اسکی مفعول فاعلان مفعول
فاعلان دو بار اوکھی فاعلان مستیع آتا ہے اور تسبیح زیادہ کرنا الف کا اولیٰ +
میں جو جو آخر میں واقع ہو پس فاعلان سے فاعلان ہو جائیگا اوکی جگہ
فاعلان تشدید یا ر (تعال کرتے ہیں اور یہ فاعلان آخر مصرع میں ہی
ہوتا ہے اور اوسط میں ہی + اور اگر ایک مصرع میں فاعلان اور دو
مصرع میں فاعلان آئے بت ناموزون ہوگی + صاحب سے
ہر غار این بیابان انگشت رہنمائی **شہنمی** درین باغ جام جان نامی
قائدہ رہنما اور جان ناما کافیہ بھی صحیح ہے **اعتراض خرمین**
پیر محمد قائلین کے لفظ میں کہ قالی بغیر نون ہے اوسے سبج عطار کا
شعر زیادہ **مردہ را بوز یا قائلین** بود + زانکہ خشنش
بگشت بالین بود + **اعتراض** ہر حافظ **پیرازی**

کہ چاہو دو از اصلاح درست شد حافظ کا شعر ہے
 حضور اگر سچو اسی از و غافل شو حافظ + متی مالتق من تنوی دوع الدنیا و اہلها
 میر آزاد بلکہ امی لکھتے ہیں کہ دوع الدنیا جواب شرطی اور جواب شرطین جبکہ جملہ
 ہو + فار واجب ہوگی اور وزن کی رعایت فدع الدنیا نہیں آسکتا پس
 اس طرح ہو سکتی ہے دوع الدنیا متی مالتق من تنوی و اہلها اب جواب
 شرط پر مقدم ہوا اور جواب مقدم فاینہن چاہتا + عجیب ہو کہ حافظ اور نحو کی غلطی
 اگر اس زمانے میں ہوتا تو اسکی وقعت کچھ نہ تھی اور سارا نام مٹ جاتا خوب کہ سابقین
 اعتراض نہ تھی انعالی کہ از اصلاح رفع میشود میر آزاد بلکہ امی
 نے نعمتی انعالی کے اس قطع کی شرح کی ہے جو کامگار خان کی شادی کی تاریخ
 بطور سچو کہا ہے + عالی کہ خدا شد بار دیگر خان عالی منزلت + باکمال غرور ممکن
 و فاروزیت بن + آزاد و فراتے میں کہ عالی کا لفظ اس جگہ معیوب ہے اور معنی اس کے
 یون ہو میں کہ خان بصفتیکہ عالی دارد مستصفت بہ والا منزلت چاہے +
 ایضا عالی سے نفقہ و کسوت لبر افساد مگر فتنہ جہاز + قد رجع من جانب
 البلدہ مخفی الحنین + آزاد لکھتے ہیں کہ اس مصرع میں چاہے نقص واقع ہو
 اول سکون میں رج دوم وقف ہاوی ملکہ سوم نشدید یا رختی جہازم اذخا
 لام براسم حنین + تلخیص کہ اس عبارت میں ہی کہہ سکتے ہیں + عاد
 طاع خفیف العقل مع خفی حنین + مع سکون عین ہی آیا ہے
 میر آزاد بلکہ امی لکھتے ہیں کہ

اعتراف حسین از خان آرزو سے دل بی تو چو شمشیر
 شکستہ و در گریہ ہای نامست مار و خان آرزو کہتے ہیں کہ اگر منظور
 ہای نامی ہے تو بخند یا مسرور نہیں و آرزو فرماتے ہیں کہ سحر کاشی
 منقبت میں باندھا و در سوچ خیز دامن من کش کنار نیت و همچون جاب
 کشتی فوج ستابی بقا و سلمان بدشت از زن اگر دیدم چنین و بگری
 بحالہم انگہ بہ ہای نام و حسین سے گراختار ز شبنم نبت جسم ناتوان
 اگر می بود با من رو گوی آفتابش و خان آرزو کہتے ہیں کہ اس شرط و
 خرا کے رابطہ میں مجھے حیرت آرزو فرماتے ہیں وجہ حیرت یہ ہے کہ مصراع اول کو
 شرط کا جواب سمجھوں و مخفی نرسے کہ کبھی جواب شرط مقدر ہوتا ہے
 اور فریہ سے معلوم ہوتا ہے سدی سے خدا کشتی آجاکہ خواہد برد و
 اگر ناخدا جاہ برتن درو و بیان ضروری کہ جواب شرط مقدر ہو ملا چلش و
 اگر ناخدا جاہ برتن بدر و **اعتراف حسین** سر حالہم غلط ساز
 مردم بعد ازین باروزن گلخن و چنین گریے توام از چشم حیران و دست
 خان آرزو کہتے ہیں کہ در گلخن کو روزن نہیں کہتے اور اگر وہ کہتے
 مراد ہے تو اس معنی پر روزن نہیں آیا و جواب وارستہ و طاہر و حیا
 و لارہ روزن گلخن بود گر بیانم و ازین چه سود کہ در باغ کشتہ اندام
 حاکم سے گل کردہ تاز مشرق دل مطلق و گر و خورشید شد ز شرم رنگ
 سباز و خان آرزو کہتے ہیں کہ خورشید گرہ شدن ناہوش

آزاد بلگرامی نے جواب دیا کہ صاحب کتبا ہے ۵۵ سردی از لب کبر
 میگردد بلند ۵۵ آفتاب در تہ دل چون سحر دارد گرہ اعتراض بر فواب
 نظام الدولہ ایک شعر میں سرو خزان معنی درخت سرو باندہ تھا
 حرات شاعر افاسی نے اعتراض کیا کہ سرو خزان قاست معشوق پر صادق
 تھا ہے درخت سرو پر کوئی کبر ۵۵ آزاد بلگرامی نے جواب دیا کہ صاحب کتبا
 ایک بر آرازا ستین دست نگاہیں در چین ۵۵ تا دستا نہان کند سرو
 خزان مد شاخ حرات فی کہا مرزا صاحب سے تعجب ہے کہ درخت زمین گر کہ
 خزان باندہ گیا ۵۵ میر آزاد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ بناو شعر تجلی پر ہے
 تحریک نسیم سے جو درخت سرو کو حرکت ہوتی ہے گویا خرام کرنا ہے
 سلمان ساوجی نے اسکی تصریح کی ہے کہ کتبا ہے ۵۵ سرو از صبا
 گرد و چان تا چون قدت باشد روان ۵۵ ہر چند بخرام بان سرو خزان
 کے رسد ۵۵ اعتراض بر آزاد بلگرامی لکھتے ہیں کہ ایک شعر
 نے بھی اعتراض کئے اور یہ برانی رسم ہے کہ ہر مصرع مصنف کو پیرا
 اعتبار میں نہیں تولتے اور اس کے شکست کی ہمت باندہ ہے میں کوئی
 مصنف کسی وقت میں اس بلا سے محفوظ نہیں رہ بیان تک کہ مشکوٰۃ
 کتاب خوش سخن ازل تعدی شانہ برابر او کیست اور جواب محول پاکر خوا
 یلئے قرآن ۵۵ غرض فقیر کے شاگرد نے اونکا جواب دیا بخلاؤں کے یہ ہے
 ہور ہے میں ۵۵ غرض فقیر کے شاگرد نے اونکا جواب دیا بخلاؤں کے یہ ہے
 ۵۵ خرق پیران خرابات تماشا گردم ۵۵ کہ رہسای کہیں باز جوائم گردند

خجل مراد رسینه خرم نیست باقی * دلی بودست آنهم نیست باقی *
 بیاطلاطم و منی بشیر سیالین * که چند اسے بر گم نیست باقی * غیر زبان بر سر
 نقشه مکتوب * چو او خندید ماتم نیست باقی * بیاساتی غنیمت دان می خند *
 نماز جام جم جم نیست باقی * **صفت** از وصل جانان مشغولی * تو وقت
 نمیکند نیست باقی * **خجل** طائر جانم به بند پختیاب دیگرست * رقص
 بسمل دیگر و این اضطراب دیگرست * بر توافل سزنی گاه سوال طلبیم *
 این سخن را جان شفافان جواب دیگرست * دشمنم میگفتی و دیدی که جان
 دادم جبر * بنده اکنون آرزو مند خطاب دیگرست * بی سبب آتش بر زبان
 صفت آجیان زن * کاتخه در وصف تو خواندم از کتاب دیگرست *
اشعار مشرق صدقه ناله من سینه گردون میگفت * بکجه نالم دگرای
 شوخ پر نر از تو * چند دور از تو بود محشر فریاد لبم * خلق نالان ز فغانم
 شده فریاد از تو * **ولم** از حسن عارض تو خجل آفتاب شد * امروز حسن
 مطلع اورا جواب شد * چون از رخ تو زلف صبا بکطف فکند * بکروز
 مانده بود ز عمرم حساب شد * **ولم** میگد از دسوز عشق اول دل جانانه را *
 تانوز و شمع آتش کے زند پروانه را * **ولم** از تب سحر تو دل سخت غذا
 دارد * کشتنم گر چه گناه است تو اے دارد * اینقدر جوهر مکن خرج فدای تو
 سرم * ظلم انداز و بیداد حسابی دارد * تاننا لید و لود داشت گجانی
 بگل * صرخ ناله بلبل ز جوابی دارد * فاصم آن * و آن دیوان سی تیر

نام خط این هم نیست

ہو کر اب شہر کیا جائیگا + تمام ہوا رسالہ نمبرم گل کہ نام تائیخی اسکا تعارض ہو
 ہر دم از پران غریب میر تازہ تر از تازہ تری میر
 ای ہر سالہ کچھ چہنہ کو باقی تھا کہ ہر اٹ کار و زبیر بچا جناب ستادی صنمیر مظلوم
 نوشتہ ستمہ کا سہرا نظم فرمایا اور بی شجا طوائف نے جاگنچ میں عروس کے گہر
 نوشتہ کے ساتھ گایا اور انعام پایا + لطف یہ کہ گانے گاتے اوس سہر میں پند
 لک گئی تھی کہی اعراض بچیل و مہل فوراً ہو گئے جناب ستادی مظلوم کو وہیں خبر ہوئی
 فرمایا عایانہ باتوں کا گھیا ٹھکانا معترض کی سمجھ مضمون شعر سے دست و گریبان نہ
 پر دست و گریبان ہونے سے کیا فائدہ + معترض ہو کوئی نا فہم تو لازم ہی سکوت + شہر
 ہے وہ اسیر او سکو خبر دار نہ کر + اس بجا جواب لکھا گیا مگر سہ لکھا جانا ہوا

قطعه مخرب شاعرانه از جناب صغیر مدظلہ شاگرد
رشد حضرت غالب علیہ الرحمۃ

یاد از نوای موسی معجز بیان دہ
کلمہ گہ کہ داد عصارہ بیان دہ
زید کہ سرمہ اش بدو چشم ^{انگشتی} صغیران دہ
گو سالہ وار سامری ازویم جان دہ
یاد ز حق ہر انجہ ز کف رایگان دہ
بر باد عمر خویش بوضع حسان دہ
ہر بار شوق در بدنم تازہ جان دہ
سویم نوای صد آرنی ہر زمان دہ
چشم فروغ حمد و عرش آستان دہ
والکہ من ز گلشن معنی شان دہ
رنگ جمال معنی روشن روان دہ
رنگ حنا گلش بکف باغبان دہ
ہمچون مسافری کہ بکس ایمان دہ
معنی من طراوت باغ جنان دہ
ہر جلوه کہ شاید طبعم عیان دہ
تا شست و شو بکثر طبع روان دہ

لگنت کہ بوسہ بر دہنم ہر زمان دہ
آتش غمہ بخرمن اعدا کینہ جو
طوریست جلوه کہ معنی شگوف
بشبان کلمہ من چو کشاید مان دہ
فرعون ناسپاس گیس از ناسعادتی
باو غرور برق رساند بخرنش
ہر دم تہای تو، منی کشد شوق
از لہن ترا نیم نشو و جویش شوق کم
تا جلوه گر شود رخ معنی چو شمع
چون رود لہان ز کفم دل بردن
تعلیق زین پس کندم جلوه ہر زبان
معنی تازہ از اثر اط تازگی
ز دہنم راہ فکر ببار و برای من
سوی من شمع و مذاقم شگوف و شو
تا شست و شو بکثر طبع روان دہ

طبع فضای حبت ماوی بند پیش
 بر نقطه که گشت ضیا بخش آسره
 برگنج معنی است ظفر یاب در جهان
 گنج معانی که بود حصه ام صمصم
 شری و صد مذاق و مذاقی و صد
 آری هو او آب که بخشد فیض عام
 ذرات خاک بجم صفت تازه رو
 تلمذ خاص غالب شیو ایان بنم
 کرده ام خدمت اوز انوار
 آن بحر فیض که بر زمین نهان چو
 پیشینیان من سبزند فیض روح
 طبعم بچوش بود که عقلم نهیب اد
 و مشرب حرام بود نشسته غرور
 و اتم که غیر تو بود در جهان کس
 و اتم که لفظ و معنی نغزه شگرف تو
 حافظ تویی ظهیر تویی انوری تویی
 خاموشی از شمای تو حد ثنائیست
 این افکاری را که ایام یافت میشود

کلکم نوای زمره حور بان وید
 رخساری ستاره روشن آن وید
 فتاح هر که را که کلید زبان وید
 سنگام بدل یا دزریک آن وید
 انگیزش سخن بدل شاعران وید
 بر باغ واد خور می باغبان وید
 از جلوه که مهر تجلی نشان وید
 سازم نوای غالب شیو ایان وید
 بی خدمت چنین نه نوای چنان وید
 امروز فیض روح ویم هر زمان وید
 مضمون عالیم خبر از باستان وید
 ما را مثل تو نه راز کس بر زبان وید
 سرشی شراب خرد از زبان وید
 کوداد لطف غالب شیو ایان وید
 رنگ نگارش اسد الله خان وید
 ایند تر از یاده از هیبت توان وید
 و در حدیث این شیو ایان وید
 که نشسته اند از شرف در آن وید

باز حسین باقر علی منش که
 ترتیب این رساله نادر بیان
 نخستین ز جیب غلامی گو
 یاد از عطا باد نشه مجروحان
 دیدم اگر از علامه بر یکدی
 انجام او ستادی آخزه
 گفتار نغز از لب ایشان
 شادم اگر زیاده و آردن
 این قطعه را که نظم کو دم
 یاد از طریق و دروس و شاعر
 در نه کیاست زبانی لاف
 اینم از دمی عیال

باز حسین باقر علی منش که
 ترتیب این رساله نادر بیان
 نخستین ز جیب غلامی گو
 یاد از عطا باد نشه مجروحان
 دیدم اگر از علامه بر یکدی
 انجام او ستادی آخزه
 گفتار نغز از لب ایشان
 شادم اگر زیاده و آردن
 این قطعه را که نظم کو دم
 یاد از طریق و دروس و شاعر
 در نه کیاست زبانی لاف
 اینم از دمی عیال

باز حسین باقر علی منش که
 ترتیب این رساله نادر بیان
 نخستین ز جیب غلامی گو
 یاد از عطا باد نشه مجروحان
 دیدم اگر از علامه بر یکدی
 انجام او ستادی آخزه
 گفتار نغز از لب ایشان
 شادم اگر زیاده و آردن
 این قطعه را که نظم کو دم
 یاد از طریق و دروس و شاعر
 در نه کیاست زبانی لاف
 اینم از دمی عیال

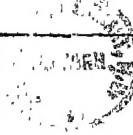
باز حسین باقر علی منش که
 ترتیب این رساله نادر بیان
 نخستین ز جیب غلامی گو
 یاد از عطا باد نشه مجروحان
 دیدم اگر از علامه بر یکدی
 انجام او ستادی آخزه
 گفتار نغز از لب ایشان
 شادم اگر زیاده و آردن
 این قطعه را که نظم کو دم
 یاد از طریق و دروس و شاعر
 در نه کیاست زبانی لاف
 اینم از دمی عیال

باز حسین باقر علی منش که
 ترتیب این رساله نادر بیان
 نخستین ز جیب غلامی گو
 یاد از عطا باد نشه مجروحان
 دیدم اگر از علامه بر یکدی
 انجام او ستادی آخزه
 گفتار نغز از لب ایشان
 شادم اگر زیاده و آردن
 این قطعه را که نظم کو دم
 یاد از طریق و دروس و شاعر
 در نه کیاست زبانی لاف
 اینم از دمی عیال

این را با حق حسن بیک فتح گو یا از زبان
 شیرازه رها و قهر حرف خود
 چون نقطه همیشه بر حرف خود
 آن نیست که از گفته خود برگردم

این را با حق حسن بیک فتح گو یا از زبان
 شیرازه رها و قهر حرف خود
 چون نقطه همیشه بر حرف خود
 آن نیست که از گفته خود برگردم

ای بر کوی پروردگار و در کوی کعبه
 ای که کعبه کعبه را ناصحت
 ای که کعبه کعبه را ناصحت
 ای که کعبه کعبه را ناصحت



CALL No. (915445) ACC NO. 14544

AUTHOR - باقر حسین

TITLE - سیرت

915445
باقر حسین
سیرت
14544

DATE	NO.	DATE	NO.



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

